(ادارہ)

اخبارالاحرار

(رہنمایانِ احرار کی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سامراج اور اُن کے ایجنٹ قادیانیوں کے سب سے بڑے دشمن تھے
مجلس احرار اسلام اُن کے مشن کو جاری رکھے گی

''امیر شریعت سیمینار'' سے سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری
پروفیسر عطاء اللہ اعوان اور دیگر کا خطاب

بہاول پور (محمد معاویہ رضوان۔ ۳۰؍اگست) مجلس احرار اسلام بہاول پور کے زیرِ اہتمام رشیدیہ آڈیٹوریم ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور میں امیر شریعتؒ سیمنار منعقد ہوا جس کی صدارت ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے کی۔ سیمینار کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ رسول مقبول ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت سید مجیب الرحمٰن بخاری نے حاصل کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم (محمد معاویہ رضوان) نے ادا کئے۔ سیمینار میں بہاول پور کے مختلف شعبۂ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار کے سب سے پہلے مقرر ڈاکٹر عبدالرازق تھے۔ جنھوں نے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی حیات کے مختلف گوشوں پر گفتگو کی اور ان کی تقاریر سے کچھ اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کے رکن جناب سلیم انصاری نے کہا کہ حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی خطابت سے برصغیر پاک و ہند کے کروڑوں انسانوں کو آزادی جیسے جذبے سے روشناس کرایا۔ بہاول پور کے مشہور کالم نویس اور صحافی مرزا نعیم اختر نے کہا کہ شاہ جی ایک بے مثال خطیب ، آزادیٔ وطن کے قافلے کے سالار اور تحریک تحفظِ ختم نبوت کے روح رواں تھے۔ ان کے مشن کو نئی نسل تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالنعیم نعمانی نے کہا کہ شاہ جی سچے عاشقِ رسول ﷺ اور اللہ کی طرف سے نعمتِ عظیمہ تھے۔ مجلس احرار اسلام ان کے مشن کو لے کر چل رہی ہے۔ پروفیسر عطاء اللہ اعوان نے کہا کہ شاہ جی کو اللہ تبارک وتعالٰی نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا شخص نہیں دیکھا۔ شاہ جی کی شخصیت ہی ایسی تھی ان سے جو بھی ملتا پھر انہی کا ہو رہتا وہ ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا شاہ جی نے فرنگی استبداد کے خلاف اس وقت علم بغاوت بلند کیا جب سلطنتِ برطانیہ پر

سورج غروب نہیں ہوتا تھا اور آزادی کی خواہش ایک دیوانے کا خواب سمجھی جاتی تھی۔ شاہ جی نے اپنے زورِ خطابت سے فرنگی ایوانوں میں ایسی آگ لگائی، جس سے اب تک دھواں اُٹھ رہا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے سیکرٹری مفتی گلزار احمد گل نے کہا شاہ جی ایک بے مثال خطیب ایک مخلص رہنما، شاعر اور صوفی تھے۔ ان کی عظمت کا معیار یہ تھا کہ برصغیر پاک و ہند کے ۵۰۰ سے زائد علماء کرام نے ان کو اپنا امیر شریعت منتخب کیا تھا۔ محاسبۂ مرزائیت اور آزادیٔ وطن کے لئے اپنی زندگی قربان کرنے والے شاہ جی اب بھی لاکھوں کروڑوں دلوں میں زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ توحید کے مبلغ، عقیدۂ ختم نبوت کے محافظ، نبی کریم ﷺ کے سچے محبّ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جاں نثار اور اسلام کے عظیم مجاہد تھے۔ وہ اس سرزمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا عطیہ تھے۔ مؤرخ جب بھی تاریخ لکھے گا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو سامراج کا سب سے بڑا دشمن ہی لکھے گا۔ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ نئی نسل کو شاہ جی کے پرعظمت کارناموں سے روشناس کرانا ایک اہم فریضہ ہے، اس سے بڑھ کر ان کے پیغام اور مشن کو پھیلانا ضروری ہے اور ہم مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے اس مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم انگریز سامراج کے بعد اب امریکی سامراج کے خلاف جہاد کا علم بلند کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس سرزمین پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری عالمی استعمار کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ سب سے آخر میں صاحب صدر ابنِ امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے آزادیٔ وطن کے لئے جو خدمات پیش کیں وہ تاریخ آزادی کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ شاہ جی کی ساری زندگی سادہ اور آلائشوں سے پاک تھی، وہ ایک درویش تھے، جنہوں نے کروڑوں لوگوں کے دلوں سے انگریز کا خوف نکال کر آزادیٔ وطن کا جذبہ پیدا کیا۔ امیر شریعت نے سامراج کے خلاف علم بلند کیا تو اس کو نکال کر دم لیا اور مرزائیت کا ایسا تعاقب کیا کہ وہ اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مجلس احرار اسلام شاہ جی کے مشن کو زندہ رکھے ہوئے مختلف محاذوں پر صف آراء ہے اور جب تک ہماری رگوں میں خون ہے ہم شاہ جی کے مقدس مشن کو جاری رکھیں گے۔ سیمینار کا اختتام حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی دعا سے ہوا۔

شاہ ولی اللہ کے بعد سب سے پہلے حکومتِ الٰہیہ کا نعرہ بلند کیا

''امیر شریعت سیمینار'' (پشاور) سے سید عطاء المہیمن بخاری، ڈاکٹر سید شیر علی شاہ، سید محمد کفیل بخاری، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا راحت گل، مولانا سید العارفین، مولانا اورنگ زیب اعوان، اکرام اللہ شاہد ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر سرحد اسمبلی) اور دیگر کا خطاب

پشاور (قاری عطاء اللہ ارشد۔ ۹ رستمبر) مجلس احرار اسلام اور بزمِ امیر شریعت (پشاور) کے زیرِ اہتمام ۹ رستمبر بروز منگل بعد نماز عصر مرکز علوم اسلامیہ راحت آباد پشاور میں ''امیر شریعت سیمینار'' کا انعقاد کیا گیا۔ قائد احرار ابن امیر شریعت سید

عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ کی قیادت میں مجلس احرار اسلام کا نمائندہ وفد پشاور پہنچا۔ جس میں نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری (مدیر ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'')، چودھری محمد اکرام، ملک محمد یوسف، میاں محمد اویس، محمد ارسلان، فیض الحسن فیضی ایڈووکیٹ، حافظ شفیق الرحمٰن اور محمد انور شامل تھے۔ مرکز علوم اسلامیہ کے بانی حضرت مولانا راحت گل، مولانا سید العارفین [redacted] میں درجنوں علماء کرام، پشاور یونیورسٹی کے پروفیسرز، دینی مدارس کے سینکڑوں طلباء، کالجز و یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس اور کوہاٹ، مردان، ہری پور، اکوڑہ خٹک اور چارسدہ سے بھی کثیر تعداد میں رفقاء نے شرکت کی۔ وسیع مسجد و مدرسہ کا احاطہ اپنی تنگ دامنی کا گلہ کر رہا تھا۔

قائدِ احرار پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا فرزند ہونے پر فخر ہے کہ اللہ نے مجھے اس عظیم مجاہدِ اسلام کے گھر پیدا کیا۔ ہمیں اپنے احراری ہونے پر بھی فخر ہے کہ مجلس احرار اسلام مجاوروں کی نہیں، مجاہدوں کی جماعت ہے۔ سب سے بڑی نسبت دین کی ہے جو اللہ نے ہمیں نصیب فرمائی ہے۔ سعادت مند و خوش بخت ہے وہ شخص جو دین کا سپاہی ہے اور ذلیل ہے وہ شخص جو دین کا باغی ہے۔ والد ماجد کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ فرنگی اقتدار کا عروج تھا اور فرعون کی طرح انگریز کی رعونت تھی۔ انہوں نے محض اللہ کی مدد سے انگریزی اقتدار اور مظالم کو چیلنج کیا اور جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں کھڑے ہوگئے۔ آپ اپنے دور میں اکابر علماءِ حق کے حقیقی نمائندے اور انگریز کے سب سے بڑے باغی و دشمن تھے۔ انگریز دشمنی اُن کا نصب العین تھا۔ انہوں نے اس راہ میں سب کچھ قربان کیا اور کوئی چیز اُنہیں اس مشن سے ہٹا نہ سکی۔ فرنگی سے بغاوت ہمیں ورثے میں ملی ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے بعد سب سے پہلے شاہ جی نے حکومتِ الٰہیہ کے قیام کا نعرہ بلند کیا۔

حضرت پیر جی مدظلہ نے اپنے عظیم والد گرامی قدر کے تفسیری نکات، اشعار اور ایمان افروز واقعات سنا کر سامعین کے قلوب و اذہان کو منور کیا۔ بعد ازاں سامعین کے اصرار پر لحن داؤدی میں قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کی کہ مرکز علوم اسلامیہ کے در و دیوار بھی سامعین کے ساتھ جھوم اٹھے اور شاہ جیؒ کے دور کی یاد تازہ ہوگئی اور ہر طرف ''ماشاء اللہ، سبحان اللہ'' کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

[redacted] تعلیمات اور افکار سے ہمیں دو چند فائدہ پہنچتا۔ آپ کی خطابت محبت رسول ﷺ میں رچی بسی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان کی تعلیمات اور کردار کی روشنی میں اپنی منزل کا تعین کریں کہ یہ اکابر ہمارے لئے مینارۂ نور ہیں۔

نواسۂ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے جس عہد میں اجتماعی و سیاسی زندگی کا آغاز کیا تب ہر میدان میں بڑی قد آور شخصیات موجود تھیں۔ مگر اللہ تبارک و تعالیٰ

نے اپنے اس بندے سے جو عظیم الشان کام لینا تھا۔اس کے لیے تمام شخصیات میں اُنہیں ممتاز کیا۔علماء ومشائخ ،مفسرین ومحدثین اور سیاسیین سب حضرت شاہ جی کی طرف متوجہ ہوئے اور شاہ جی کے معاون بن گئے ۔اصل میں اللہ تعالیٰ نے شاہ جی کو بے پناہ ایمانی قوت،علم وہل،خلوص،للہیت اور جرأت وبہادری کے ساتھ خطابت کی نعمت سے مالا مال کیا تھا۔حضرت شاہ جی نے اپنی تمام صلاحیتوں کو اسلام کے استحکام،آزادیٔ وطن اور مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لیے وقف کردیا۔وہ شاہ ولی اللہ،سید احمد شہید اور محمد قاسم نانوتوی کے مشن کے حقیقی وارث تھے۔آج بھی سامراج کی اسلام دشمنی کا راستہ روکنے کے لیے شاہ جی کے کردار کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈپٹی سپیکر سرحد اسمبلی جناب اکرام اللہ شاہد ایڈووکیٹ نے کہا کہ میرے والد مولانا مدرار اللہ مدرارؒ مرحوم حضرت امیر [redacted] اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں۔امیر شریعت اور اُن کی جماعت مجلس احرار اسلام کی خدمات تاریخِ حریت میں ناقابل فراموش [redacted] تصویر تھی۔تصویر دیکھ کر شاہ جی کے حسن کی زیبائی ورعنائی نے کتاب کے مطالعہ پر مجبور کیا۔یوں اس کتاب کے مطالعہ سے دینی [redacted] ،محدث بھی اور مفسر بھی۔سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایک ولی کامل تھے۔مولانا ظفر علی خانؒ نے اُن کی خطابت کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاریؒ کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

صوبائی اسمبلی کے جواں سال ممبر حکیم محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ ان کی مسحور کن تلاوت اور خطابت کسی کرامت سے کم نہیں تھی۔جرأت وبہادری اور اخلاص ان کا شعار تھا۔حق کی راہ میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا ہمارے اکابر کا ورثہ ہے۔ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت صحابہؓ کے دفاع کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

بزم امیر شریعت کے صدر اور ماہنامہ ''الراحۃ'' کے مدیر اعلیٰ مولانا سید العارفین نے کہا کہ ہماری خوش بختی ہے کہ قائدین احرار یہاں تشریف لائے اور ہمیں خدمت کا موقع عطا کیا۔قرآن مجید کی انقلابی دعوت شاہ جیؒ کی خطابت کا محور تھی۔شیخ الحدیث مولانا عبدالستار مروت نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ عاجزی وانکساری اور للّٰہیت کا پیکر تھے' جو انہیں ایک دفعہ دیکھتا وہ ان کی شخصیت کا اسیر ہوجاتا۔آج کے پُرفتن دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ شاہ جیؒ کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔امیر شیریعت سیمینار میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض بزم امیر شریعت کے جنرل سیکرٹری اور مدیر ماہنامہ ''الراحۃ'' مولانا محمد اورنگ زیب اعوان نے ادا کئے۔

ابن امیر شریعت،قائدِ احرار حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ پہلی مرتبہ پشاور تشریف لائے۔۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا جس میں قائدینِ احرار تشریف لائے۔اس کا سہرا مولانا اورنگ زیب اعوان کے سر

ہے۔اور پھر حضرت مولانا راحت گل اور مولانا سید العارفین نے میزبانی، اکرام اور خدمت کا حق ادا کیا۔اللہ تعالیٰ انہیں جزاءِ خیر عطا فرمائے (آمین) ان شاء اللہ ان حضرات کے تعاون سے حضرت پیر جی مدظلہ آئندہ بھی پشاور تشریف لاتے رہیں گے اور شاہ جی کے محبین کی پیاس بجھاتے رہیں گے۔

اسرائیل کو تسلیم کرنا اور عراق میں فوج بھیجنا مسلمانوں سے غداری ہے

مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کی قراردادیں

لاہور (۱۰راگست) مجلس احرار اسلام نے واضح کیا ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کے خلاف امریکی جارحیت کے حوالے سے رائے عامہ کو منظم کرنے کا کام جاری رکھے گی اور عراق میں فوج بھیجنے اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف غداری تصور کرتی ہے یہ اعلان قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیرِ صدارت منعقد ہونے والے مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس سے چوہدری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس، عبد اللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار، غلام رسول نیازی، صوفی نذیر احمد اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم حکمرانوں کو خاموش تماشائی بننے کی بجائے اپنا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ سرکاری سطح پر بڑھتے ہوئے قادیانی اثر ونفوذ انتہائی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سول اور فوج میں مسلط پانچ سو سے زائد قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرے اور سفارتی سطح پر بیرون ممالک عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کیلئے اقدامات کرے نیز امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد اور چناب نگر سے قادیانیوں کی اجارہ داری ختم کرائی جائے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومتِ پاکستان ایل۔ ایف۔ او کے مسئلہ پر مخالف سیاسی جماعتوں کے موقف پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ ایل ایف او کے تنازعہ میں مجلس احرار سیاسی جماعتوں کے موقف کی تائید کرتی ہے۔

’’یومِ تحفظ ختم نبوت‘‘ (چیچہ وطنی)

پانچ سو سے زائد قادیانیوں کو انتہائی حساس اور کلیدی عہدوں پر مسلط کیا جا چکا ہے

سید عطاء المہیمن بخاری

چیچہ وطنی (۵رستمبر) مرکزی جامع مسجد عثمانیہ میں ’’یوم تحفظ ختم نبوت‘‘ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ اسلامی ریاست میں اسلام کے اساسی نظریے کے خلاف کام کو بغاوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنانا حکمرانوں کی بدنیتی

ہے۔مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ تک ہماری پرامن جدوجہد جاری رہے گی۔انہوں نے کہا کہ ۷ستمبر تحریک ختم نبوت کی تاریخ میں تاریخی اور یادگار دن ہے جب شہداء ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا اور پارلیمنٹ نے کلی اتفاق کے ساتھ لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ ان اکابر احرار اور علماءِ حق کی جدوجہد کا نتیجہ تھا۔جنہوں نے ساری عمر فتنۂ قادیانیت کے کفرو ارتداد اور دجل وفریب سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ موجود ہ حکومت قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ انتہائی حساس اور کلیدی عہدوں پر پانچ سو سے زائد قادیانیوں کو سول اور فوج میں مسلط کیا جا چکا ہے جو ملکی دفاع کے حوالے سے بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔

قادیانیت کے خلاف مجلس احرار اسلام کے جرأت مندانہ کردار کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا

حدود آرڈی نینس کے خلاف خواتین کمیشن کی سفارشات مسترد کرتے ہیں

لاہور(۷ستمبر) ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور اقتدار میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ میں لاہوری وقادیانی گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے تاریخی دن کے حوالے سے تحریک تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر میں ''یوم تحفظ ختم نبوت'' (یوم قرارداد اقلیت) جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا۔مختلف مقامات پر دینی جماعتوں کے زیر اہتمام اجتماعات اور سیمینارز منعقد ہوئے جن میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ شہداء ختم نبوت کا مشن جاری ہے اور جاری رہے گا۔ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر میں ''یوم تحفظ ختم نبوت'' کے بڑے اجتماع کی صدارت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے کی جبکہ ملت اسلامیہ کے مرکزی کنو ینر مولانا محمد اعظم طارق (ایم این اے) اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے صاحبزادے مولانا رشید احمد مہمانان خصوصی تھے۔مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، چودھری ثناء اللہ بھٹہ،سید محمد کفیل بخاری ،عبد اللطیف خالد چیمہ، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محبّ النبی ، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، قاری محمد یوسف احرار، مولانا عبد النعیم نعمانی سمیت دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت میں مسلم لیگی حکمرانوں نے دس ہزار نہتے مسلمانوں کو اس جرم میں گولیوں سے بھون ڈالا کہ وہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ چاہتے تھے۔ جبکہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں پیپلز پارٹی کے دورِ اقتدار میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ یہ دراصل شہداء ختم نبوت

کے خون بے گناہی کا صدقہ اور اکابر احرار کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریز سامراج نے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے اور جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لئے پیدا کیا تھا اور خود مرزا قادیانی کے بقول ''میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں'' ہمارے موقف اور دعوے کی تائید ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی یہ گروہ' اسلام کے نام پر کفر وارتداد پھیلا رہا ہے۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ۷/ستمبر کا دن جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' ہماری دینی و ملی تاریخی کا سنہری باب ہے۔ یہ دن فتح مبین کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب شہداء ختم نبوت کا خون بے گناہی رنگ لایا اور امت کی سو سالہ جدوجہد بار آور ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد سزا نافذ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس لیے بھی ایل ایف او کے مسئلے پر حزب اختلاف کے موقف کے حامی ہیں کہ یہ اسلامی دفعات کو ختم کرنے کی خطرناک سازش کا حصہ ہے۔

ملتِ اسلامیہ کے کنوینر مولانا محمد اعظم طارق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور اُن کی جماعت مجلس احرار اسلام نے قادیانی فتنے سے اُمت مسلمہ کو بچانے اور مسلمانوں کے عقیدہ کو محفوظ کرنے کے لیے جو جرأت مندانہ کردار ادا کیا' اسے تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ احرار کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے قادیانیوں کے دجل وفریب سے دنیا کو آگاہ کیا۔ اگر قافلۂ احرار کے شہداء قربانی نہ دیتے تو آج ملک پر قادیانیوں کی حکومت ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ کی تحریک کو ہر حال میں زندہ رکھا جائے گا۔ ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کی شہ رگ ہے۔ اس سے غداری کرنے والے اپنے منطقی انجام کو ضرور پہنچیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میری جماعت ''ملتِ اسلامیہ'' تحفظ ختم نبوت اور تحفظِ ناموسِ صحابہ کے لیے مجلس احرار اسلام کا بھرپور ساتھ دے گی۔

مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ انتہائی حساس اداروں اور کلیدی عہدے قادیانیوں اور دین دشمنوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں مگر ہم جو جنگ لڑ رہے ہیں وہ اقتدار کے حصول کی جنگ نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ کے منصب ختم نبوت کی جنگ ہے اور ہماری کوئی سیاسی مجبوری نہیں کہ ہم اپنے موقف سے دستبردار ہو جائیں۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنانا آئین سے انحراف اور اسلامی نظام سے فرار کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ علانیہ ارتداد پھیلا رہا ہے جبکہ قانونِ امتناع قادیانیت کی مسلسل خلاف ورزی ہو رہی ہے اور حکومت قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ خواتین کمیشن کی جانب سے حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کے لئے کی گئیں سفارشات کا واضح مطلب یہ ہے کہ حکومت دستور کی اسلامی دفعات کو ایک ایک کر کے ختم کرنا چاہتی ہے۔ حدود آرڈیننس حدود اللہ پر مبنی ہے اس کو کسی قیمت پر ختم نہیں ہونے دیں گے اور ہر سطح پر بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو ان کی متعینہ حیثیت کا پابند نہ کیا گیا تو کشیدگی بڑھے گی۔ قاری محمد یوسف احرار نے کہا کہ سول اور فوج میں کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کا تسلط بڑھ رہا ہے جو ملکی سلامتی کے حوالے سے تمام مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

کانفرنس میں متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں اسرائیل کو تسلیم کرنے اور عراق میں فوج بھیجنے جیسی آراء کو مسترد کیا گیا اور کہا گیا کہ مشرف حکومت اپنے آپ کو ناگزیر قرار دے کر امت مسلمہ سے غداری کی مرتکب ہورہی ہے۔ایک قرار داد میں سرکاری خواتین کمیشن کی جانب سے حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کے لئے پیش کی گئی سفارشات کو مسترد کردیا گیا اور کہا گیا کہ سب کچھ ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کی تباہی کے لئے کیا جارہا ہے۔ایک قرارداد میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کی صورتحال کو انتہائی غیر تسلی بخش قرارادی گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ چناب نگر سمیت پورے ملک میں عمل درآمد کرایا جائے۔نیز قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرائی جائے اور اسلامی شعار کے استعمال سے قادیانیوں کو روکا جائے۔ایک اور قرارداد میں جرمنی کی قادیانی جماعت کے سربراہ راحیل احمد شیخ کی طرف سے قادیانیت ترک کرکے اسلام قبول کرنے کے فیصلے پر ان کو مبارکباد پیش کی گئی اور قادیانیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ راحیل احمد شیخ کی طرف سے تحریر کردہ خط جو انہوں نے مرزا مسرور اور دیگر قادیانیوں کو بھیجا ہے اس کا ٹھنڈے دل سے ضرور مطالعہ کریں۔کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل دے کر آئین کے تقاضے پورے کئے جائیں اور مرتد کی شرعی سزا کا فوری نفاذ کیا جائے۔ایک قرارداد میں گورنمنٹ کوئین میری کالج لاہور کی قادیانی پرنسپل ڈاکٹر نسرین کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر گہری تشویش ظاہر کی گئی اور اس کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔

خلافت کو ناقابل عمل کہنا جہالت ہے

لاہور(۱۲ رستمبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور میاں محمد اویس نے جنرل پرویز مشرف کی طرف سے ''خلافت'' کو اکیسویں صدی میں ناقابل عمل قرار دینے کو ''ہذیان وجہالت'' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خالق کو مخلوق کی مجبوریوں اور زمینی حقائق کا (معاذ اللہ) ادراک نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ اپنی مطلق العنانیت کے زعم میں بہت آگے چلے گئے ہیں اور

[redacted]

''ختم نبوت سیمینار'' (ساہیوال)

[redacted]

مسلمانوں کے مذہبی وانسانی حقوق کے حوالے سے قادیانی گروہ کو پابند کرے کہ وہ دین اسلام کے ٹائٹل اور اسلامی شعائر کا استعمال ترک کردے اور آئین پاکستان کی رو سے اپنی متعینہ حیثیت کو تسلیم کرے اور اپنے قانونی دائرہ کار میں رہے' ورنہ یہ کشیدگی بڑھے گی' جس کی ذمہ داری قادیانی جماعت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر ہوگی۔

ان خیالات کا اظہار ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے

کے تاریخی فیصلہ کے حوالے سے جامعہ محمدیہ ساہیوال میں منعقدہ ''ختم نبوت سیمینار'' سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک سو سالہ تاریخی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد فتنۂ قادیانیت کے ناسور کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جو شہداء ختم نبوت کے خونِ بے گناہی کا صدقہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ استعمار کے ایجنڈوں کا آخری دم تک مقابلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر مسلمانوں کی فتح مبین کا دن ہے جس کو تحریک تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی میں گھسے ہوئے قادیانی دن رات ملکی سلامتی کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ بیرون ممالک سفارت خانوں کے ذریعے قومی دولت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے لیے خرچ ہو رہی ہے اگر اعلیٰ سطح پر غیر جانبدارانہ انکوائری کرائی جائے تو یہ بات ثابت کرنا مشکل نہیں کہ ملک کے اندر خلفشار اور فرقہ وارانہ قتل و غارت گری کے پیچھے قادیانی عنصر موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ حاجی نمازی حکمرانوں نے ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی تحریک کو کرش کرنے کے لیے دس ہزار فرزندانِ توحید کے خون سے ہاتھ رنگے اور ملک کو نظریاتی اور دفاعی لحاظ سے کمزور کرنے کے لیے موسیو ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے الگ نہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہداء ختم نبوت خون کی قربانی نہ دیتے تو یہ ملک قادیانی سٹیٹ بن چکا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ بالآخر ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ اقتدار میں پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا جب کہ ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دورِ اقتدار میں امتناع قادیانیت ایکٹ منظور ہوا جو ان دونوں حکمرانوں کے ملت اسلامیہ کے لیے عظیم کارہائے نمایاں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو مرحوم نے پھانسی سے قبل جیل میں اپنی ڈیوٹی پر متعین کرنل رفیع سے کہا کہ ''میرے پاس اس کے سوا کوئی نیکی نہیں کہ میں نے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ میری بخشش ہوئی تو صرف اس وجہ سے ہوگی۔'' بھٹو مرحوم نے مزید کہا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہ حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔''

سیمینار سے مولانا عبدالحکیم نعمانی اور قاری عبدالجبار نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ درج ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں قانون سازی کی جائے۔ مرتد کی شرعی سزا بلاتاخیر نافذ کی جائے۔ سودی نظام معیشت ختم کیا جائے۔ چناب نگر سمیت پورے ملک میں [redacted] ایکٹ پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ سول اور فوج کے ~~کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ بمعہ [redacted] سیمینار میں نظام خلافت کو اکیسویں صدی کے لیے~~ ناقابل عمل قرار دینے کے صدرِ مملکت کے ریمارکس کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ خلافت اسلامیہ کے احیاء اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ ایک اور قرارداد میں حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کے لیے خواتین کمیشن کی سفارشات کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ قرآن وسنت سے ماخوذ سزاؤں کے بارے میں ہرزہ سرائی کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

چیچہ وطنی میں قادیانی کا قبول اسلام

چیچہ وطنی (۹راگست) منیر احمد نامی قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔تفصیلات کے مطابق چیچہ وطنی کے چک نمبر 30۔11 ایل کے رہائشی منیر احمد ولد نذیر احمد قوم گل نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کو کفر ارتداد اور گمراہی قرار دیتے ہوئے قادیانی مذہب کو ترک کرنے کا اعلان مولانا محمد ارشاد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے جامع مسجد میں ایک اجتماع کیا۔مجلس احرارِ اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے اس موقع پر خطاب کرتے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے ارتداد کو پھیلانے کیلئے کروڑوں ڈالر خرچ کررہے ہیں لیکن وہ کسی سچے مسلمان کے ایمان کو نہیں خرید سکتے جبکہ قادیانیت ترک کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے بعدازاں دفتر مجلس احرارِ اسلام چیچہ وطنی میں نومسلم منیر احمد کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں مجلس احرارِ اسلام اور تحریکِ ختمِ نبوت کے کارکنوں کے علاوہ ممتاز شہریوں دینی کارکنوں اور صحافیوں نے شرکت کی۔

محکمہ اوقاف میں قادیانی سیکرٹری کی تعیناتی

لندن میں قائم عالمی ورلڈ اسلامک سنٹر اور جماعت اہلِ سنت نے گذشتہ دنوں ایک کھلا خط جاری کیا جس میں اربابِ اقتدار کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی کہ محکمہ اوقاف میں سیکرٹری کے عہدے پر مسٹر جاوید احمد اعوان قادیانی کو تعینات کرنا کروڑوں پاکستانیوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے مسٹر جاوید احمد اعوان قادیانی مرزا طاہر آنجہانی کی مرگ کے بعد برطانیہ گیا۔وہاں انہوں نے جماعت احمدیہ کے موجودہ امیر مرزا مسرور کے ہاتھ پر نہ صرف تجدید بیعت کی بلکہ جماعت احمدیہ کے فنڈ میں ۵ لاکھ روپے کی خطیر رقم اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کے لیے عطیہ کی۔ایسے شخص کا اتنے اہم کلیدی عہدے پر قائم رہنا یقیناً شہداء تحریک پاکستان کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ہم ان سطور کے ذریعے اربابِ اقتدار سے گزارش کرتے ہیں کہ محکمہ اوقاف سمیت دیگر تمام کلیدی عہدوں سے اسلام اور وطن کے ان غداروں کو فوری طور پر ہٹا کر اسلامیان پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔

شیخ راحیل احمد پیدائشی قادیانی تھے اور مرکزی جماعت کے اہم عہدوں پر فائز تھے

لاہور (۲۷راگست) جرمنی کے جماعت احمدیہ کے سربراہ اور عالمی جماعت کے مرکزی رہنما شیخ راحیل احمد نے قادیانی مذہب سے توبہ کرتے ہوئے اسلام قبول کرلیا ہے۔ان کے داماد سمیت خاندان کے دیگر ۹ افراد نے بھی جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کرلی۔

ذرائع کے مطابق شیخ راحیل کی عمر ۵۶ سال ہے وہ قادیان میں پیدا ہوئے اور بعدازاں ربوہ منتقل ہوگئے۔ پیدائشی

قادیانی ہونے کے سبب جماعت احمدیہ کے متحرک رکن کے طور پر طویل عرصے تک کام کرتے رہے۔ وہ گذشتہ کئی سالوں سے مرکزی جماعت کے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ اور بعد ازاں جرمنی منتقل ہونے کے بعد انہیں قادیانی جماعت جرمنی کا ذمہ دار نامزد کر دیا گیا۔ انہوں نے پاکستان میں قادیانیوں کے سیاسی حالات اور حکومتوں کی جانب سے قادیانی مخالف اقدامات پر دو کتابیں بھی تحریر کی ہیں۔ شیخ راحیل احمد انٹرنیٹ کے ذریعے بھی قادیانیوں کی جانب سے مناظروں اور مباحثوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی اور اسلام قبول کئے جانے کی اطلاع مرزا مسرور احمد کو گذشتہ روز جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں دی گئی۔ اتوار کے روز سالانہ جلسہ احمدیہ جرمنی میں شرکت کیلئے جرمنی پہنچے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ شیخ راحیل کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی کے سبب جرمنی میں ہونے والا سالانہ جلسہ بری طرح ناکامی کا شکار ہو گیا ہے۔ ختم نبوت اکیڈمی لندن کے مرکزی رہنما مولانا سہیل باوا نے شیخ راحیل کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ راحیل گذشتہ ایک سال سے ان سے چیل ٹاک پر بات کرتے رہے ہیں اور ''دانش'' کے فرضی نام کے ساتھ انہوں نے قادیانی مذہب کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا مگر اب اللہ عزوجل نے انہیں ہدایت دی ہے اور انہوں نے ۱۹ افراد کے ساتھ اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ دین کی خدمت کریں گے۔ دریں اثنا جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا مسرور احمد کے نام لکھے گئے اپنے خط میں شیخ راحیل احمد نے کہا ہے کہ وہ سترہ سال سے جرمنی میں ہیں اور اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں اور جماعت احمدیہ سے ان کی وابستگی بے معنی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کوئی اسلامی فرقہ نہیں ہے بلکہ مذہب کے نام پر پیسا اکٹھا کرنے والا ادارہ ہے اگر عہدیداروں کو غلط بات، سیاست سے بچنے یا کسی مجبوری کے سبب جماعت کے کام سے معذرت کی جائے تو شراب پینے والے افراد مسلط کر دئے جاتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے دیگر عہدیداروں کی جانب سے جرمنی میں جماعت احمدیہ کے نام پر مال کمانے ظلم کرنے اور دیگر اقدامات کا بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اب اسلام کے نام پر استحصالی نظام سے تعلق توڑ کر محمد ﷺ کی صحیح غلامی میں آ جائیں۔ انہوں نے خط کی نقول جماعت احمدیہ کے دیگر ذمہ داروں کو بھی روانہ کر دی ہیں۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور۔ ۲۷ر اگست ۲۰۰۳ء)

☆ ممتاز دانشور، افسانہ نگار اور ہمارے مخلص دوست محترم جاوید اختر بھٹی (ملتان)

☆ مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنما محترم شفیع الرحمٰن احرار

اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو صحتِ کاملہ عطاء فرمائے۔ (آمین)

قارئین سے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)